

قال الله جميل وليكاتب

الحمد لله والثناء له على ما ذكره كالمعين ومجموعه احوال الصالحين



تأليف عمده بارگاه رب المشرقین حافظ محمد حسین صاحب آباد آباد

صاحب زبده وافرین الامام محمد رضا صاحب  
در بیان احوال الصالحین مطبوع

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
		دو سیاحہ	
		حوال ریاست رامپور	
۶۵	۱	باب اول در بیان کلمہ نغزی و اثبات و خطرات	۷
۶۶	۲	نشہ و مد و غیرہ	
۶۷	۳	بیان اثر نسبت پر طرفتیا و تحقیق آن	۱۱
۶۸	۴	بیان در ولایت و نبوت	۱۳
۶۹	۵	ذکر خاصہ نبوت	۱۵
۷۰	۶	ذکر خاصہ ولایت	۱۷
۷۱	۷	بیان سبک خواران و نقشبند	۲۰
۷۲	۸	نشاندہ	۲۶
۷۳	۹	بیان عشق	۲۸
۷۴	۱۰	بیان توحید مطلق و مقید	۳۲
۷۵	۱۱	بیان قرب نقل و عرض	۳۵
۷۶	۱۲	بیان قبلہ ذاتیہ	۳۷
۷۷	۱۳	عرضہ ششہای حضرت مجتہد	۳۹
۷۸	۱۴	مسئلہ مجال عقلی و تمثل	۴۱
۷۹	۱۵	متنازع و بروز	۴۳
۸۰	۱۶	خسلع بدن و لبس بدن	۴۵
۸۱	۱۷	حال ششم اوصد الیوم حیا مالکریانی رحم	۴۶
۸۲	۱۸	معنی حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورۃ	۴۷
۸۳	۱۹	مسئلہ روح	۴۸
۸۴	۲۰	بیان حقیقت نفس انسان و اصل روح	۴۹
۸۵	۲۱	مسئلہ تصور شیخ	۵۱
۸۶	۲۲	سوال از لبس دم و جواب آن	۵۱
۸۷	۲۳	بیان برنگ و رنگ و رنگ از شیخ ابان الذکر کہ نام بقول	۵۲
۸۸	۲۴	ذکر حضرت امام حسن علیہ السلام	
۸۹	۲۵	ذکر حضرت امام حسین علیہ السلام	
۹۰	۲۶	ذکر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	
۹۱	۲۷	ذکر امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۹۲	۲۸	ذکر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۹۳	۲۹	ذکر امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۹۴	۳۰	ذکر امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۹۵	۳۱	ذکر امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۹۶	۳۲	ذکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۹۷	۳۳	ذکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۹۸	۳۴	ذکر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۹۹	۳۵	ذکر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ عنہ	
۱۰۰	۳۶	بیان کلمہ و فرقہ کہ از حضرت مرتضیٰ کلام	
۱۰۱	۳۷	کسب سعید	
۱۰۲	۳۸	ذکر حضرت امام حسن علیہ السلام	
۱۰۳	۳۹	ذکر حضرت امام حسین علیہ السلام	
۱۰۴	۴۰	ذکر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	
۱۰۵	۴۱	ذکر امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۱۰۶	۴۲	ذکر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۱۰۷	۴۳	ذکر امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۱۰۸	۴۴	ذکر امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
۱۰۹	۴۵	ذکر امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	

مضمون

۱۳۷ ذکر امام محمد جو اولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ۱۳۸ ذکر امام علی باوسی ثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ۱۳۹ ذکر امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ۱۴۰ ذکر امام محمد ہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ۱۴۱ مائت نامہ ذکر صحابہ کرام علیہم السلام  
 ۱۴۲ ذکر خواجہ اویسی قونی رحمہ  
 ۱۴۳ ذکر امام عظیم رحمہ  
 ۱۴۴ ذکر امام شافعی رحمہ  
 ۱۴۵ ذکر امام احمد حنبل رحمہ  
 ۱۴۶ ذکر چار پیر  
 ۱۴۷ ذکر رابعہ بصری رحمہ  
 ۱۴۸ باب چہارم در ذکر بزرگان خانوادہ امی  
 ۱۴۹ ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رحمہ  
 ۱۵۰ ذکر خواجہ حبیب عجمی رحمہ  
 ۱۵۱ ذکر فضیل بن عیاض رحمہ  
 ۱۵۲ ذکر ابو سلیمان خواجہ داؤد بن نصیر لنگاہ  
 ۱۵۳ ذکر حضرت ابراہیم اویم رحمہ  
 ۱۵۴ ذکر حضرت سعادت کرکھی رحمہ  
 ۱۵۵ ذکر حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمہ  
 ۱۵۶ ذکر حضرت شقیق بن یحییٰ رحمہ  
 ۱۵۷ ذکر خواجہ حاتم بن مہم رحمہ  
 ۱۵۸ ذکر احمد بن خضر ویم رحمہ  
 ۱۵۹ ذکر حضرت بایزید بسطامی رحمہ  
 ۱۶۰ ذکر حضرت ہبیرۃ البصری رحمہ  
 ۱۶۱ ذکر حضرت سری سقطی رحمہ

مضمون

۱۸۶ ذکر حضرت ابو الحسن احمد نوری رحمہ  
 ۱۸۷ ذکر حضرت خواجہ طلوعی مشاؤد دیوبند  
 ۱۸۸ ذکر حضرت خواجہ سعید بغدادی رحمہ  
 ۱۸۹ اختلاف احوال در تعیین مشاؤد دیوبند  
 ۱۹۰ ذکر حضرت محمد دوم رحمہ  
 ۱۹۱ ذکر حضرت ابو علی الرود باری رحمہ  
 ۱۹۲ ذکر حضرت محمد جبریلی  
 ۱۹۳ ذکر حضرت ابو اسحق شلمی رحمہ  
 ۱۹۴ ذکر حضرت ابو عبد اللہ بن نجف رحمہ  
 ۱۹۵ ذکر شیخ ابو کحسین بن محمد الکاظمی  
 ۱۹۶ ذکر شیخ ابو اسحق ابراہیم شہر باری رحمہ  
 ۱۹۷ ذکر حضرت ابو سعید طبری رحمہ  
 ۱۹۸ ذکر ابو بکر الشوسی و ذکر محمد طبرانی رحمہ  
 ۱۹۹ ذکر شیخ ابو العباس القصاب الاطالی رحمہ  
 ۲۰۰ ذکر ابو یعقوب الشوسی رحمہ  
 ۲۰۱ ذکر ابو یعقوب نہر جوہری رحمہ  
 ۲۰۲ ذکر ابو العباس سخاوندی رحمہ  
 ۲۰۳ ذکر شیخ عمور رحمہ  
 ۲۰۴ ذکر حضرت خواجہ ابو احمد ہشتی رحمہ  
 ۲۰۵ ذکر حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمہ  
 ۲۰۶ ذکر حضرت خواجہ ابو محمد ہشتی رحمہ  
 ۲۰۷ ذکر شیخ ابو القاسم گرگانی رحمہ  
 ۲۰۸ ذکر ابو اسمعیل بن ابی منصور محمد نصاری رحمہ  
 ۲۰۹ ذکر خواجہ سحبی بن عمار شیبانی رحمہ  
 ۲۱۰ ذکر شیخ عبدالمدطاسی

صفحہ

۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۹۰  
 ۱۹۳  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۸  
 ۲۰۳  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۳  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۶  
 ۲۱۹  
 ۲۲۲  
 ۲۲۶  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۶	ذکر شیخ عبدالعزیز سیبکی رحمہ	۲۳۲	ذکر خواجہ ناصر الدین ابو یوسف حنفی رحمہ
۲۶۷	ذکر عبدالواحد بن عبدالعزیز رحمہ	۲۳۵	ذکر حضرت شیخ ابو علی فارابی رحمہ
۲۶۸	ذکر شیخ ابو الفرج طرطوسی رحمہ	۲۳۶	ذکر ابو جعفر صدوق رحمہ
۲۶۹	ذکر شیخ ابو الحسن بکھاری رحمہ	۲۳۷	ذکر شیخ ابو افضل بن الحسن الخسری رحمہ
۲۷۰	ذکر حضرت محبوب بھائی شیخ محی الدین	۲۳۸	ذکر شیخ ابو نصر سراج رحمہ
۲۷۱	عبدالقادر جیلانی رحمہ	۲۳۹	ذکر شیخ تقی الدین سبکی رحمہ
۲۷۲	ذکر شیخ ماہود یاسس رحمہ	۲۴۰	ذکر شیخ ابو سعید ابو الخسید رحمہ
۲۷۳	ذکر شیخ بھیم الدین کبیری رحمہ	۲۴۱	ذکر شیخ خواجہ قطب الدین مودودی رحمہ
۲۷۴	ذکر شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ	۲۴۲	ذکر خواجہ احمد بن مودودی رحمہ
۲۷۵	ذکر حضرت خواجہ حسین الدین حنفی رحمہ	۲۴۳	ذکر شیخ ابو بکر بن عبدالطوسی رحمہ
۲۷۶	ذکر حضرت خواجہ قطب الدین شجریار کلاکی	۲۴۴	ذکر حجت الاسلام امام محمد غزالی لطوسی رحمہ
۲۷۷	ذکر سید میر کلال رحمہ	۲۴۵	ذکر شیخ احمد غزالی رحمہ
۲۷۸	ذکر حضرت شیخ زید الدین گنج شاکر	۲۴۶	ذکر حاجی شریف زندانی رحمہ
۲۷۹	ذکر شیخ الاسلام ابو محمد زکریا اللہستانی رحمہ	۲۴۷	ذکر خواجہ یوسف ہوانی رحمہ
۲۸۰	ذکر حضرت شیخ علی احمد صابر رحمہ	۲۴۸	ذکر خواجہ احمد سیوسی رحمہ
۲۸۱	ذکر حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمہ	۲۴۹	ذکر خواجہ عبدالخالق مجددی رحمہ
۲۸۲	ذکر شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمہ	۲۵۰	ذکر خواجہ عارف ریوگری رحمہ
۲۸۳	ذکر حضرت نصیر الدین محمود چغانوی رحمہ	۲۵۱	ذکر خواجہ محمود بن محمد غزالی رحمہ
۲۸۴	ذکر شیخ سراج الدین عثمان رحمہ	۲۵۲	ذکر خواجہ جلال الدین سیستانی رحمہ
۲۸۵	ذکر شیخ صدر الدین حکیم رحمہ	۲۵۳	ذکر خواجہ بابا سخا سے رحمہ
۲۸۶	ذکر شیخ کمال الدین رحمہ	۲۵۴	ذکر شیخ ابو نجیب عبدالقادر سہروردی رحمہ
۲۸۷	ذکر سید محمد کبیر و ہلوانی رحمہ	۲۵۵	ذکر مستشار سہروردی رحمہ
۲۸۸	ذکر شیخ علامہ اللہ علیہ الرحمہ رحمہ	۲۵۶	ذکر شیخ روز بھسان کبیر سہروردی رحمہ
۲۸۹	ذکر شیخ فتح السامووی رحمہ	۲۵۷	ذکر شیخ حسین قصیر رحمہ
۲۹۰	ذکر شیخ سراج الدین رحمہ	۲۵۸	ذکر خواجہ حضرت عثمان کلاکی رحمہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۳۲	ذکر مولانا محمد زاید رحمہ	۳۱۸	ذکر شیخ نور الدین رحمہ
۳۳۳	ذکر حضرت شیخ محمد ابن شیخ عارف رحمہ	=	ذکر شیخ محمد عیسیٰ رحمہ
۳۳۶	ذکر مولانا اورنگزیب محمد رحمہ	۳۱۸	ذکر شیخ علیم الدین رحمہ
۳۳۸	ذکر خواجہ میر گلشن سیری رحمہ	=	ذکر سید شمس الدین طاہر رحمہ
=	ذکر خواجہ محمد صابر رحمہ	=	ذکر شیخ حسام الدین بانکپوری رحمہ
=	ذکر مولانا شہیر محمد رحمہ	۳۱۹	ذکر شیخ بہار الدین حونپوری رحمہ
=	ذکر شیخ صدیقی رحمہ	=	ذکر شیخ محمود راجہ رحمہ
۳۳۹	ذکر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ	۳۲۰	ذکر شیخ جمال الدین حسنین رحمہ
۳۵۸	ذکر حضرت مولانا خواجہ گل انگلی	=	ذکر شیخ حسن محمد رحمہ
۳۶۱	ذکر حضرت محمد شفیع عبدالاحد الہند	۳۲۱	ذکر شیخ محمد رحمہ
	محمد رحمہ	=	ذکر شیخ شیکہ رحمہ
۳۶۲	ذکر حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمہ	۳۲۲	ذکر شامی عابد شہر رحمہ
۳۶۳	ذکر شیخ جلال الدین تہا سیری رحمہ	=	ذکر شیخ حسن طاہر رحمہ
۳۶۶	ذکر حضرت خواجہ محمد بلقے بامدوم	=	ذکر حضرت خواجہ محمد بہار الدین نقشبندی رحمہ
۳۶۱	ذکر خواجہ محمد عبدالعزیز مشہور خواجہ کلان	۳۲۳	ذکر خواجہ علاء الدین عطارد رحمہ
۳۶۲	ذکر خواجہ عبدالحق ابن خواجہ کلان رحمہ	=	ذکر خواجہ محمد پار سار رحمہ
۳۶۳	ذکر خواجہ محمد شیکہ رحمہ	۳۲۶	ذکر خواجہ سلار الدین مجدوالی رحمہ
=	ذکر میر عبدالرحمن سرائی رحمہ	=	ذکر حضرت جلال الدین پانی پتی رحمہ
=	ذکر حضرت میر ابو العالی کبرا اوسی رحمہ	۳۲۸	ذکر شیخ شبلی رحمہ
۳۶۶	ذکر حضرت شیخ الشامی بنڈی نظام رحمہ	۳۲۹	ذکر شیخ بہرام شہتہ رحمہ
۳۶۹	ذکر حضرت شیخ احمد سہروردی مجدوالقانی	=	ذکر حضرت مولانا یعقوب چرخمی رحمہ
۳۷۰	ذکر حضرت شیخ ابوسعید سہروردی مجدوالقدوس	۳۳۱	ذکر شیخ احمد عبدالحق ابدال رحمہ
۳۹۱	ذکر حضرت خواجہ محمد منصور رحمہ	۳۳۰	ذکر شیخ جمال گوجسکر رحمہ
۳۹۳	ذکر شیخ محمد صادق گنگوہی رحمہ	۳۳۹	ذکر خواجہ صید اللہ حسرارد رحمہ
۳۹۳	ذکر حضرت شیخ داؤد بن محمد صادق	۳۴۱	ذکر حضرت محمد شفیع عارف رحمہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۲	ذکر حضرت میاں شیخ نور محمد چیمانی ۲۰۰	۳۰۰	ذکر محمد نقشبند ۲۰۰
۳۵۳	ذکر حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی ۲۰۱	۳۰۱	ذکر شیخ سیف الدین ۲۰۱
۳۵۴	ذکر حضرت حافظ صاحب تھانوی ۲۰۲	۳۰۲	ذکر محمد زبیر ۲۰۲
=	ذکر خواجہ نور محمد ۲۰۳	=	ذکر حافظ محمد حسن ۲۰۳
۳۵۶	ذکر خواجہ سلیمان ۲۰۴	۳۱۰	ذکر حضرت سید نور محمد بدایونی ۲۱۰
۳۵۷	ذکر سید صدر الدین راجوری ۲۰۵	۳۱۱	ذکر حضرت سید ابوالسعالی انبہڑوی ۲۱۱
=	ذکر شیخ سارنگ ۲۰۶	۳۱۳	ذکر حضرت میران شہید بیگ ۲۱۳
۳۵۸	ذکر شیخ مینار ۲۰۷	۳۲۰	ذکر سید محمد سالم ترمذی ۲۲۰
=	ذکر شیخ سعد الدین بدین خیر آبادی ۲۰۸	۳۲۲	ذکر حضرت میرزا جان جان مظہر شہید ۲۲۲
۳۵۹	ذکر سید عبدالواحد بگرامی ۲۰۹	۳۲۵	ذکر شاہ قطب الدین ۲۲۵
۳۶۰	ذکر سید عبدالکبیر ۲۱۰	۳۲۶	ذکر شیخ علی شہنا خاں جالندری ۲۲۶
۳۶۱	ذکر سید اویس ۲۱۱	=	ذکر شاہ محمد نعیم ۲۲۷
=	ذکر سید محمد ترمذی ۲۱۲	۳۲۸	ذکر سید محمد عظیم ۲۲۸
۳۶۳	ذکر شیخ محمد فضل اللہ آبادی ۲۱۳	۳۲۹	ذکر شیخ کلیم الدین جہان آبادی ۲۲۹
=	ذکر سید احمد کالیپوی ۲۱۴	۳۳۰	ذکر شیخ نظام الدین کاکوری ۲۳۰
۳۶۴	ذکر شیخ محمد تیکھے ۲۱۵	۳۳۱	ذکر مولانا نور الدین اورنگ آبادی ۲۳۱
۳۶۵	ذکر شیخ محمد فاحس ۲۱۶	۳۳۲	ذکر حضرت حافظ محمد موسیٰ انکپوری ۲۳۲
=	ذکر شاہ برکت اللہ صاحب البرکات ۲۱۷	۳۳۵	ذکر شیخ صاحب اللہ آبادی ۲۳۵
۳۶۶	ذکر شاہ آل محمد ۲۱۸	۳۴۰	ذکر شیخ عیسیٰ ۲۴۰
۳۶۷	ذکر شاہ حسنہ ۲۱۹	=	ذکر شیخ محمدی کبر آبادی ۲۴۱
۳۶۹	ذکر ایفھے صاحب ۲۲۱	۳۴۲	ذکر شاہ عبدالعزیز الدین ۲۴۲
۳۷۱	ذکر شہری صاحب ۲۲۳	۳۴۸	ذکر شیخ عبدالہادی ۲۴۸
=	ذکر سید دوست محمد ۲۲۴	۳۵۰	ذکر شیخ عبدالباری ۲۵۰
۳۷۲	ذکر شاہ محمد سنہاوری ۲۲۵	۳۵۱	ذکر شاہ رحمن بخش ۲۵۱
۳۷۳	ذکر حاجی سید عطاء حسین مظہر آبادی ۲۲۶	=	ذکر حضرت بابی عبدالرحیم ۲۵۲

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۰۱	ذکر شہادت حضرت عبداللہ شاہ رحمہ	۲۷۵	ذکر حضرت شاہ محمد حسین رحمہ
۵۰۲	ذکر شاہ حسام الدین رحمہ	۲۷۹	ذکر حضرت شاہ عبداللہ یعنی شاہ غلام علی
۵۰۳	ذکر ملا اخوند امام الدین رحمہ	۲۸۱	ذکر حافظ کاکار خان صاحب
=	ذکر خلیفہ تارا در بخش رحمہ	۲۸۲	ذکر حضرت مولوی سید امجد علی امرہوی
۵۰۴	ذکر عبدالرحیم شاہ رحمہ	۲۸۵	ذکر مولانا محمد انوار الحق دو گری صاحب اور گٹن
=	ذکر فقیر شاہ رحمہ		مولوی سید امانت علی صاحب
۵۰۵	ذکر حافظ علی حسین شاہ رحمہ	۲۸۶	ذکر خلیفہ مولانا سید امانت علی صاحب
=	ذکر حضرت مولانا شاہ عبدالغنی بہا جو	۲۸۸	ذکر حافظ سید عبدالغنی رحمہ
۵۰۶	ذکر مولوی محمد حسن نانوتوی	=	ذکر محمد حسن ولد مولوی رحمت علی مراد آبادی
۵۰۷	ذکر مولوی تنہا مراد آبادی	=	ذکر مولانا احمد حسن مراد آبادی رحمہ
۵۰۸	ذکر حضرت مولوی عبدالرشید صاحب	۲۸۹	ذکر مولوی عبدالغفر زمرہوی رحمہ
۵۰۹	ذکر مولوی ارشاد حسین رامپوری	=	ذکر سردار صاحب بہادر علی شاہ رحمہ
۵۱۰	ذکر نعیم شاہ	=	ذکر سید معین الدین رحمہ
=	ذکر معظم کتان	۲۹۰	ذکر حاجی غلام علی شاہ رحمہ
۵۱۱	ذکر مولوی جمال الدین	۲۹۱	ذکر احمد علی شاہ رحمہ
=	ذکر مولانا نسیا ز احمد بریلوی	=	ذکر مولوی امام الدین رحمہ
۵۱۲	ذکر شاہ علی محمد	=	ذکر مولوی عبدالرحمن رحمہ
۵۱۳	ذکر جوہری بیان	۲۹۲	ذکر حاجے عبداللہ شاہ رحمہ
=	ذکر اخوند یار محمد	۲۹۳	ذکر شاہ صاحب بخش رحمہ
=	ذکر حاجے سعادت علی	=	ذکر فرزندان اخوند فقیر صاحب رحمہ
۵۱۵	ذکر محمد عبداللہ شہرہ رشتخان	۲۹۶	ذکر حضرت شاہ درگاہی پور رحمہ
۵۱۶	ذکر خلیل احمد خان	۲۹۷	ذکر حضرت شاہ ابوسعید دہلوی رحمہ
۵۱۷	ذکر حضرت سید محمد صاحب غازی رحمہ	۲۹۹	ذکر شاہ احمد سعید بہا جو رحمہ
۵۲۱	ذکر شاہ بغدادی رحمہ	۵۰۰	ذکر حضرت مولانا محمد نور الحسن مراد آبادی
۵۲۲	ذکر مولوی محمد علی	۵۰۱	ذکر حافظ محمد مسعود رحمہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۲۲	ذکر شاه جمال رح	۵۲۲	ذکر حکیم نور الدین اکبر آبادی رح
۵۲۲	ذکر شاه بلا تھے رح	۵۲۵	نقلے چند از دور و نشان بمنبر
۵۲۵	ذکر شیخ شہباز رح	۵۲۰	ذکر طریقہ خلیفہ
۵۲۶	ذکر حضرت شاہ علام محمد رح	۵۲۸	ذکر طریقہ رسول شاہ رح
۵۲۶	ذکر شاہ علام بولن رح	=	باب پنجم شیوا می شطاریہ رح
=	ذکر شاہ محمد حسین رح	۵۳۰	ذکر سلسلہ اکیسینہ بخاریہ
۵۲۸	ذکر شاہ چپ رح	۵۳۲	سلسلہ نزاریہ
=	ذکر شاہ لطف احمد رح	=	سلسلہ صفویہ
۵۵۰	ذکر سلطان قطب الدین رح	۵۳۳	سلسلہ عیدروس
=	ذکر شاہ سیر محبوب رح	۵۳۳	سلسلہ شہدائیہ
=	ذکر طغیہ نظر محمد رح	۵۳۶	سلسلہ مداریہ
۵۵۱	ذکر خواجہ مصطفیٰ رح	=	ذکر آن بزرگان کہ در مراد آباد فوتند
=	ذکر سید علام قلندر رح	=	ذکر محمود بن سالم رح
=	ذکر سماع	۵۳۰	ذکر شیخ علام الدین رح
۵۴۰	دوازدہ حدیث بر جواز سماع	=	ذکر شاہ محمد کھل رح
۵۶۳	اقوال دیگر در بارہ سماع	۵۳۳	ذکر شاہ قطب رح



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و تحمید و شکر بی شمار بارگاه عظمت پناه آفریدگار است که ندای این جماعت را در زمین  
خَلِیْقَةً در جهانیت ملائکه در داده اوست و جواهر معارف صفات در گنجینه سینه نوع انسان  
و دلیت نیا و او کند فکر از نارسانی با هم ادراک کند و آتش پر بیچ و تاب است و کشتی زخم در دریا  
بیکبار صفاتش غرقه گردد اب خطراب رواج عقل بشری را بر سواحل دریای جهالتش  
گذری نیست و قوافل ادراک ملکی را در مراحل باوید و عظمتش از خود چیزی نمی تشنه گامان  
سامل سفت کشتی شکسته امواج بحر طلال اویند و رهروان منزل طریقت گم گشته باوید  
شوق جمال ارجل جلایه و عم نواله و صلوات تا محدود و تحیات نامعد و شناسیده نذر مشکاه  
وجود فائض الجود و مقصدای جماعت انبیا پیشوای طائفه صفیا حضرت رسالت پناه شهر نشا  
مشکاه فی مع التبر که ذات با برکات مصدر حسناش بسم الله و یوان ظهور است و شجلی آفرای  
کتابخانه نور اولین نقطه دایره و هم بحر بحرین یلتقیان بینه کاین نشانه لایبغیان تفسیر و  
برای کل یوم هونی نشان رماعی چون جوهر است احد سلوه کثرت زجباب و همی زمین  
اشاد از بهر خطاب و حمد شد در کن گفت و عیان شد کثرت و این است حقیقت مومنه در باب ۴۹

دور و دو سلام بر جمله صحابه کرام خصوصاً خلفاء و جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب  
امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنیه و اشرف الناس شریف توفیق اهل بیت و کتاب  
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنیه و رأس المخلوق بنزل الاموال فی سبیل الله تعالی  
امیر المومنین عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنیه و افضل العالم بعد الولاة الکبری و امامت  
الاسلام علی اسد الله العالم یسوی بالمدین امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و بریاقیات  
عشره و بشره و تابعین و تبع تابعین و ضوان الله علیهم اجمعین الی یوم الدین اما بعد میگوی در فقیر  
حقیر کثیر تصحیر محمد حسین کتبرین ستر شدن قدوة السالکین زبدة العارفين مولای و مرشدی  
حضرت مولوی سید امانت علی حسینی حشمتی صابر می قدوسی غنی که چون ذکر صفات اکابر مورث  
انواع حسنات است و مذکور حالات بزرگان سبب گوناگون برکات و سالکان این طریق سود  
و این روش محمود و شرافت و مندان میباشد که کیفیت سلاسل مرصع و خانوادگی مختلفه  
افکار و اسرار عارفین و ادرا و ادوار سالکین اطلاع یافته در عالم شوق ریاضات و عبادات  
بپیر روی آنها خوشنشین را بستر منزل مقصود رسانند و نفوس خود را را استخالی بکلیه خلاق جمیله و حامیه  
جلیله گردانند تا آنکه آثار و خبا مقصوده خانوادگی چشیده و قادرید و نقش بندید و کتب  
مقدمین و متاخرین متفرق مذکور است تا گریز طالبان را در القاط و مطالع اش از جاهای مشرفه  
و مقامات مختلفه از جبار خاطر و رسید به و حافظه را به نگه داشت این آثار مفصده و شوارسی  
پیش آید بنا برین کیش بر خاطر جمیع زخمو میگرد که اگر بملدی مشتمل بر حالات و مطالب ضروری  
ترتیب یابد و مشتاقان را از انتشار نظر و وقت تفحص مستغنی گردانید و جمعیت خاطر رساند بود که  
اجری جز این چاره کار این گنهار رسید و آبی بگویی تمناسی این نشانه کلام نجات چکاند و قطره بر  
روی آرزوی این از خویش رفته باوید تا کامی نشاند محمد الله که درین روز ما با دادار و احاطه  
حضرات بزرگان سلاسل متبرکه خامه بدست آشنا شده تا سخن است گره کشا بصد سجود و تکاپو  
کتب کثیره این فن شریفی شاکشف المصوب علی بن عثمان جلای رسم و تذکره الا و کیا شیخ فرید الدین عطار

رحمة الله وشفاعت مولانا جامی رحمہ اللہ کتابت علی بن حسین واعظم مدینہ خواجہ احرار رحمہ و مکتوبات قطب  
عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی اسمعیل بن صفی الحنفی رحمہ و مقاصد العارفین شاہ عبدالدین امر وہی  
چشتی رحمہ و زیادة القامات و نسبات القدس خواجہ محمد باشم مدینہ خواجہ نعمان خلیفہ شیخ احمد مجتہد  
الف ثانی رحمہ و مراتب الاسرار عبدالرحمن علوی الحشتی رحمہ و سیر العارفین جمال فی فضل الشہد بلوی رحمہ و  
اعتباس الانوار مولوی محمد اکرم برکاتی مرید شیخ سونداوی خلیفہ شیخ داؤد گنگوہی رحمہ و اخبار  
الاحیاء و رسالہ احوال ائمہ اہلبیت و مدارج النبوة شیخ عبدالحق محشر دہلوی رحمہ و قول جمیل لانا  
شاہ ولی الشہد محدث دہلوی رحمہ و رسالہ کشف الاسرار در مقالات شیخ ابراہیم مراد آبادی الہی محمود  
بن عالم مدینہ رحمہ و تذکرہ حاجی رفیع الدین خان فاروقی مراد آبادی رحمہ و سنابل میر عبدالعزیز  
بلگرامی رحمہ و رسالہ مقامات مظہریہ شاہ غلام علی رحمہ و مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں رحمہ و رسالہ  
مولوی عبدالغنی سلمہ الشہد ولد شاہ ابو سعید صاحب حمۃ الشہد علیہ و رسالہ مولوی محمد مظہر سلمہ  
تعالی ولد شاہ احمد سعید صاحب حمۃ الشہد علیہ فراہم آدر دم و مقاصد ضروریہ و مطالب لابدایۃ الیقین  
مفصلۃ الشہد لہفاظ کر دم و نیز بعضی از مسائل متفق علیہ صوفیہ از مراط المستقیم احمد صاحب رحمہ  
برچہم و درج این اوراق گردانیدم ہر چند اصل مقصود در اتم ذکر مقاصد او را و اذکار و اشغال  
و اذکار و معاملات سلاسل شگفتہ مذکورہ بالا بود و فاما از نیکو در کتب مشرحتہ صدر حالات مشائخ سلاسل  
دیگر ہم مشائخ خانوادہ کاندونید و ہمدونید و فردوسیہ و اولسیہ و نورید و خضریہ و شطاریہ بخاریہ  
و انصاریہ و غیرہ سوسہ و قلندریہ و غیر ہم قوم یافتہم پسندیدم کہ غرض بصر ازان نمودہ آید اگر ہر  
پارہ ازان ہم افزودم و ہم ذکر بزرگانیکہ در شہر مراد آبادی در فون اند ضمیمہ آن ساختم و بیان حال بزرگانیکہ  
کہ آہنہا را دیدہ یا حوالی آہنہا از شفقت شنیدہ ام تا نوشتہ نگذشتہم و از خانوادہ امی طوسیہ بیان  
و طیفوریان کہ ذکر آہنہا درین کتب مجتہد ندیدم از تسویدش پہلو زد و دیدہ خامہ از شرح حال آہنہا برکنار  
کشیدم تا نام این کتاب با میدظہر برکات و قبول توقع محضرت فاضل الانوار بنیاسبت ہم تبرک شہد  
زادہ خود مولوی انوار الحق سلمہ الشہد کتاب انوار العارفین نہادم از چشمگاہ رب العالی امید

آنکه از هم که سیرین اوراق ارباب شوق و لذتی فراوان گنجد و هجاب و وق را از وسط الیه کتب  
 مستغرق برای حصول مقصود مستغنی گرداند و این نامه سیاه را بقصد ق اوراق طیبه عافیت و ارتقا  
 عطا فرموده خاتمه بخیر سازد و خاطر را از بوی نفسانی و خوشبویهای دنیا و می بسوزاند و بجهت  
 زایل الامیحه در چون آغاز این تالیف بسال کثیر بود و صد شتاب پیشش بجزی در عهد دولت سابق  
 مرحمت یزدانی ظل اقدس سبحانی عدل گستر رعیت پرور جان جسم جاده و جلال جوان نخت جوان  
 دولت جوان سال **جناب محب کلب علیخان** بهر اورمسنه آرامی حکومت ریاست  
 مستطرف آبا و عرف را سپرد حفظه اندک عن القاسد و لشهره مرید خاص ادا و تمذبا مقصود حاصل  
 طریق حدیث شناسی کشف است حقیقت بهاسی بگردان تفرید و بجز حضرت مولانا عبدالرشید صاحب  
 قدس المدینه لغزین نمود انجام پذیرفته و شاید این آرزو و اندک تم تمیر بر مشعبه قرطاس سلویه ظهور گرفته  
 واجب آید که نسبت از شخص کفایت ابتدای این ریاست تا حال زین صفحه بیان نموده آید تا بشنیدگان  
 دهند و شنوندگان شناسند که ظهور همچو امارات عامه حثا تا به از اثر نیت حق طوبیت چندین عالم  
 مروج سلام است و مخلص را به حق معرفت و حق شناسی به سائگی این مروج دین حسین در جامه  
 تا آنا اشرف فی القصور و المرام محقق نماید که جناب علی محمد خان بهادر و غفر الله له ابوالاباسی این شهر را  
 ریاست عداد اندک مدته بهر کمال سلطنت و شوکت جمعی غفیر از انعام این شجاعت آثار در عالمی ملک  
 کشید و مصلح خویش فرموده بر وضعی لولطم مملکت و فضل شجاعت مبداء اند که در جنب هیبت و  
 مردانگی آن مصلح جناب کیشان عهد از دوشی کشاورند هیبت فراوان گشته و علم جلالت و چار سومی  
 آفریننده باغبان در عهد دولت آن بهر در و جبال و صحرای آه و در گشته نخت بی خانمانی برود  
 برشته و نما افغان به فرجام کار فرامی تیغ زهر و نام آن فریدون هشتم عالم جل بکار کشیدند  
 چون پانزده حیات توابع موصوف للاقاب شد و جناب عبدالعبد ستان بهادر و جناب بنفیس استخان بهادر  
 حسین فرزندان آن غفران باب بعضی اتفاق که شورش در کتبهای تاریخ مرقوم است بمرکابی شده  
 در آنی بگریزی کابل و خندار شد بهر حث کرده بود و بباران سرد در این قوم با لشکر این عقیده هستند

غاشیه الماعت جناب محبت سید محمد خان بهادر ولد شایسته آن عفران باب بر ووش کشیده و ایشالی  
 امر شریفش آن مال امریه را بر عهد ریاست نشانده و حلقه بگوش فرمائش گشتند آن الامراء هم تصف  
 بعضیات جلیله شجاعت و همت ووش بود و کارهای ریاست بوجه حسن سر انجام داد و سالی چند  
 مسند آمانده پس از آن که جناب امیر عبدالرحمن بهادر و جناب نواب فیض السدخان بهادر از ولایت  
 کابل بازگشتند بسبب کواقبال نزول فرمودند و تقاضای ممالک و زمینها را در میان خلاف نواب عفران باب  
 و قشدر جناب ابوسعید السدخان بهادر و با کمال اطمینان در عین عفران شهاب بکرم قضا و عدلی  
 نسبیگ گفت و جناب فیض السدخان بهادر بر شد و کرامت مرجع ایمان دولت شده و ساد و  
 فرمان فرمای راجلوس خود آمانی در وقت از وند که اهل لشکر و همه فاعله کبیر دست بسته که طوع و نفاق  
 ایشان بر میان جان بستند و گردنشان وقت بدست خیر و فرمان پذیر می داشتند خیال سربازی از  
 سر برد کردند باین حال این میس عزیز الوجود که مال دروغ و تقوی آهسته بود و قامت عالیشان و عین  
 شریف نبوی پر استی طرح بنامی مشهور مصلی آباد عرف را سپور سخته ذات فاضله کات همان عالیجناب  
 که در حیات خود همورش فرموده علماء و فخر شرفارادان جاو اند و بساط امن و عاقبت رسیده  
 نمایان بخشیدند هر گاه آن مغفرت دستگاه مادل از سیرین و ارفانی شیر و عنان کیت غرمت کبیر  
 و ارباب تجار گردانیدند خلف اگر ایشان جناب ابوسعید علیخان بهادر و قدم مسند ریاست گشته آمانی  
 سلطنت و رجب و برافغانان انداختند که تخم عداوت ایشان در دله کاشته شد بالاخر همان تخم سر  
 بنمو کشیده این بار آورده که از دست کسان شربت نفاخته دیدند و برادر کوچک ایشان جناب نواب علیخان  
 خان بهادر که پایه سرور و عظمت هستند نهایت بگرداری شجاعت بر عهد ریاست جاگزیدند و  
 برتری پایه ووش آن عالی مرتبه در پله انصاف بنمیده گردانیدند و چون جناب نواب غلام محمد خان  
 بهادر را شوق زیارت حرمین شریفین بدینوشید جناب ابوسعید علیخان بهادر و خلف نواب علیخان  
 مقتول بر منصب ریاست جاگزیدند و اکثر افسر برده و رعیت حیات سپردند چون پسری که  
 رزداره ریاست چند نگه هستند بخدمت قشیه ارتحال آن جناب ابوسعید خان بهادر خلف ارشد

این کتاب بظلم محمدخان بجا در حاجی حسین رضی الله عنه ساد و آسانی در و نکته ریاست و جهالت نور افزای  
 بیت اشرف قبایل لازوال گشته بسبب کمال زکات طبع و اصابت حاجی حسن نظامت است باجمالی  
 رسانیدند که این شهر در امن و عافیت نسیب شد مثل سایر ممالک گشت بشاطع گوی دست نظامت حضرت  
 مروج الاوصاف عروس ایست بهشت کمال شد جلوه آرای بزم رونق ذریب گردید نشان شوکت  
 حکومت از کنگلی نوی رسید در سال کبیر او و صد و نماند یک بحر بی کمالان از وجود سرانچو  
 خانی گشت جناب محمد یوسف علیخان بهادر خلف کبر سر حکومت به جلوس خود در غنچه گردانید لیکه ذات  
 ایشان بجمع صفات کریمه خلاق صیقل و احسن خلاق و شیر قلب بر ایاد و بحر بی طایم و رعایا و پروا  
 حال در تقاضای کرام و ابداء عظام گشتند بحق اگر پای این رئیس باوقار در میان نمید و در نگاه  
 شوب خود در بر می نوج گلشنه جنابت نفوس به معاشان و بد اعمالی کوه اندیشان شهر و عالی شهر  
 هر یک بر باد و تبا ه میشد صایت بر ای زرعیش در خط این خطه فرد در نشان همانا کار عجز نمود و حقوق  
 جمله جهات را بنا بر فکر سائب خود از هم کشود هنوز از سایرهای عمر ایشان مانده گشته بود که در  
 چنان شوق این نشان غوش کشاوند و از در فرود بس صلی تعالی و در او اندر سل کبیر او  
 دستا و یک بحر بی بزم کیش در زیر خاک آرید پای سترحت بخواجه عدم در گشته آنگاه عروس دولت  
 جوانی از سرگرت و شاید ریاست نقاب از رخسار برگرفت گیتی آب فیه بجز با آمد و عالمی را نشاند  
 و ساز آمد جلوه عروس قبایل بد او می جلوس گلستان بختیاری نهال باغ کلمکاری مروج احکام شرع  
 ستین احمد حاجی بن حسین محمد جناب علی القاب **محمد علی خان بهادر** در دیده خلقت  
 اکبر و ارشد حضرت مروج صفات مزین گردید صدای تنبیت زناه تلاح عامه خلق در گنبد گرد  
 پدید شایع آرزوی عالمیان بار آورده نهال مراد جهانیان بر و مند گشت تا زکیه جان باز نیست  
 نسر و گی از دلها بیرون شافت هسر مندان که باز کسا و بازار قدر سنجی تر و در دل بود و گل گل  
 در باب کمال از اطراف عالم صیت سران پدید مرتبه وانی این عیس عظم شنید و بوسه بر لب بر دست  
 زود و سار اطراف ملازمی و خواه بدست رسید و شرف اکناف را خوش بمانی دستیاب گردید

این نیز سپهر ریاست و کامگاری باز و یاد مراتب شوکت و تجیاری با نور دیده و ذی و غیر و نهی  
 عین الاعیان مکنت و بهر ذمی و زند نیکان خرم شد زاده کامگار محمد شتاق علیخان بهادر خسته گوهر  
 بر اوج اقبال لایزال تا بان باوارنجا که در حجت این چشمه فیض بی پایان عاتم دوران مجال نام  
 و زبان عطار و در همان نیست لهذا آن به که بر جوع سهل مطلب نایم و دست بحر ریافت کشایم باید  
 که این کتاب شکل است بر پنج باب **باب اول** در بیان کلمه نفی اثبات و خطرات و شد و در فکر مفهوم  
 اهم ذات و بیان اثر نسبت و ولایت و نبوت و سلوک خود به نقشبند قدس الله سره لغزیز و عاشق و  
 مؤیدات عشق و آثار آن و توحید مطلق و مقید و قرب نقل و فرض و تجلی دعوت حضرت محمد  
 و مثال و تمثیل و تناسخ و بروز حدیث این الله خلق آدم علی صورتی در روح و نفس و دل و مرتب  
 شیخ زده کرده که مقبول تصوف صاحب هر اقسام صوفیه و فرق مقام و حال و ملوین و اقسام الهام  
 و تصوف و نفس مرقع و شرف مرقع و شرفه و فنا و اولاد و اسامی رجال الله قطب غوث دالمان و اولاد  
 و ابدال و اخبار نقبا و نجبا و عهد و کتومان و مفردان **باب دوم** در بیان کسر و کائنات و سید موجودات  
 صلی الله علیه و آله و خلفای شیعین و ائمه اهل بیت مطهرین و اولاد امام **باب سوم** در بیان  
 اسامی صحاب صنفه و اولادین شیعین و ائمه اربعه و چهار پیروان اربعه **باب چهارم** در بیان کوز و کوز  
 فنا و اولاد می نه کوز و سلسل آن پس فوت سواهی پنج خانواد که ذکر آنها در باب پنجم خواهد آمد **باب**  
**پنجم** در بیان بزرگان حسیقه فنا و اولاد شطاریه و چشتیه و کابریه و عید و سید و قلندریه و در بیان کبار  
 که در مراد ابا و مدنون اند و کرم چو تکلمین بهیچان از نوشتن اشعار است لهذا عبارات کتابها  
 نگویند با خلاصه آنها برده شده گشته ام و عرض نیست و اتقان این فن نیست که درین کتاب اگر  
 خطای و غلطی رفت باشد در صحت و صلاح آن درین لغزیند بلکه گوش شناسند و اندوست و راز نجاران  
 و مدعیان بهر سیرت شرف و حفظ و نگهبانی خود دارند که شکر در حق الهان از زبان مولای محمد  
 که ذکر شرفش خواهد آمد با دم الله شکر و الحمد و صلوات علی کارد و حمید و غیره که معتقدند اولیا شریف  
**باب ششم** در بیان کلمه که کلام از زانوی چپ کشد و زانوی راست رساند و کلمه که از زانوی

حق سبحانی گفته میشود و اگر خوبند و اگر خرابند همین حرف باست که در همه سبها که اسد الف و لام از  
برای تجلیست و تشدید لاف از برای مبالغه در آن تعریف پس بیاید که طالب شریعت در نسبت  
انگاری سخن سبحانی برین وجه باشد که در وقت تلفظ باین حرف شریف هویت ذات حق سبحانی و تعالی  
مخوط می شود و خروج و دخول نفس واقف بود که در نسبت حضور می مع اله فتوری واقع  
نشود تا برسد آنجا که بی تکلف نگاه پشت او این نسبت همیشه حاضر دل او بود و تکلف نتواند که این  
نسبت را از دل دور کند **رباعی** غیب هویت آدمی شناسد انقباس ترا بود بران رخ  
اساس میباش از آن حرف و در همه سبها حرفی گفته شگرف اگر داری پاس پوشیده نهاد که غیب  
هویت که حضرت مخدومی در این رباعی گفته اند به طریح اهل تحقیق عبارت از ذوات حق سبحانی است  
تا تعیین نیست بشرط اطلاق حقیقی که مقید نیست باطلاق نریز ممکن نیست که در پیشگاه او از آن بگریز  
متعلق گردد و ازین حیثیت مجهول مطلق است **حاشیه** اندیخا ظاهر میشود که آنچه اهل عقول گفته  
که توجیه مجهول میشود و مانند علم محلی شباهت است و حق این است که توجیه متعلق میشود اگر چه علم  
متعلق نیست و چنانچه بوجدان معلوم است حضرت خواججه علیه السلام در بعضی از کلمات قدسیه  
خود فرموده اند که مقصود از ذکر آن است که دل همیشه آگاه و سخن سبحانی باشد بوصف و محبت و تعظیم اگر در  
صحبت ارباب حجت این گاهی حاصل شود خلاصه ذکر حاصل شد متذکر روح ذکر است که اول آگاه و سخن  
سبحانی باشد و اگر در صحبت این گاهی حاصل نشد طریق آن است که ذکر گفته شود و حضرت ایشان بعضی  
از کلمات قدسیه خود نوشته اند که وقوف قلبی عبارت از آگاهی و حاضر بودن دل است سخن سبحانی  
بر التوجه که دل را هیچ پستی غیر از حق سبحانی نباشد و در جای دیگر فرموده اند که چون ذکر ارتباط گاهی  
بند که در شرط است و این گاهی را بشود و وصول و وجود و وقوف قلبی میگویند و در آن است که  
ذکر از دل واقف بر یعنی در آشنائی که مستوجب باین قطعه صنوبری شکل شود و او را مشغول و گویا بند  
گرواند و گذارد که از ذکر و مفهوم ذکر غافل و ذوالاثر گردد و حضرت خواججه با والدین نقشبندی هر دو  
معنی را لازم میسازند زیرا که خلاصه آنچه مقصود است از ذکر در وقوف قلبی است همانند



مرئی باشند بر سبب اول پاسبان که بر سبب اول است مستی در وصل و غیره بیان نسبت  
 به طریق و تحقیق آن ای طالب شد بشرط عدالت و تقوی باشد و مرتکب گناه کبیره  
 نباشد و بر صغیره اصرار ننماید و هر چه صحبت یافته شخصی باشد و زیاده ازین شد الخط مرشد و  
 محتب سلوک مفصل مرقوم است باید دانست که اکثر طالب بیچاره بر ظاهر صفت غلط خورده بر  
 نقصان نسبت باطن پند و آن نسبت بیشتر از فساد عقاید کدر گردد و با بقصود مستمر بعضی  
 احکام شریعت و طریقت اندران که در تافته و صاحب نسبت بر نقصان آن مطلع باشد یا نباشد  
 این نسبت بیخبر بخلان و بلاکت و عجز است طالب باید که از چنین صورت فریبی نخورد و آن نسبت که  
 از آنحضرت صلی الله علیه و سلم در سینه فقر استوار است و پاک از نقص مذکور خاصه آن در محبت است  
 و اراده و قویه در اتباع فعل آنحضرت صلی الله علیه و سلم که هرگز خلاف آن نخواهم کرد و اگر چه از  
 نیایه بشریت پیر می تصور اندران تافته اما از صمیم دل احکام آن پذیرا گرد و در ص بر سنت عملی  
 باشد تا تناسی نفس و سلوک عبت تمام می گردد و این نسبت طالب را کشتان کشتان بر مراتب قرب و  
 عرفان می رساند تا اتم این اثر نسبت شیخ خود بیان میکند اگر از صحبت شخصی بچنین آثار پدید آید  
 و در نماز چیزی کیفیت و دستگی و مشغولی پیدا آید برگز از فیض نسبت آن روان گرداند و اگر بعضی  
 فعل ایشان در نظر خلاف شرع نماید بر قصه موسی علیه السلام و خضر علیه السلام عمل نموده بدانند  
 که در نظر من خلاف می نماید و ایشان هر چه کنند با الهام کنند ایشان این الوقت ندیده اند که اگر در  
 در نماز حضور نباشد از ملاحظه و مراقبه حضور و قرب بچیز است و دور و اندرون وی از جوش کعبه  
 قرب حضور بی بهره است و هر قدر که نماز فقیری حضور است همان قدر در فقر آن تصور است شخصی  
 دوستانه که بسبب خلاف امر و نهی حکام شرعی قصاص از مرتبه خوف و نیتند آری در یابی فرادان  
 از آن دو گه گرد و غبار پاک و تیره نگردد اما آن فعل ایشان تطهیر انشاید این فیض و عطاء  
 بمرحمت فرست ایشان شادانند و بعضی دیگر اند ایشان خواص و ریاضی و عدت و شهادت و حقیقتند  
 یک آن نزد حضور می دوست و صحت و دور می رانند جای و قدرت بطاعت ظاهر نماید هر چند که

در حکام و تکلیف شرعیه کامل و ناقص نبود و محکوم و مکلف اند لیکن ایشان از مقام عروج بودند  
نزول از اول اختیار می ندارند ایشان نماند و هم این وقت اند و بعضی کلامند و مقربان  
به شیارند ایشان واقف اسرار شریعت و طریقت اند و انا و اگا و سلامتی و ملاکت بحسب  
حقیقت اند چو که بنیای معانی و حقائق اند و شهباز صحرای معرفت و عرفان اند و پرواز بر مقام  
عروج و مربوط و منزل نزول میدارند ایشان صاحب ارشاد و و اهل صحو و اهل تکمین اند قول و  
فعل ایشان قابل تقلید و لائق تقریر و تحریر است و در این زمان ایشان نایاب اند و هم این وقت  
و احوال وقت اند باید که جوایبی جمیع مراتب مذکوره در هر شیخی نباشد و گرنه از تعلیم یافتن علمین  
بازماند و در جست و جوی غمناز مانده و خود را بر باد و بر باد و نیست که آنحضرت را صلی الله علیه و سلم  
از غلبه فوق قرب و زهد و ورکعت باقی ماند گفت نورالدین رضی الله عنه یا رسول الله انسیه  
کم قصیرات الصلوات فقال لم انس و لکن مقصود رسید دریافت تقدم فصلی ما ترک ثم سلم این امر  
از روایات آنحضرت است صلی الله علیه و سلم که در کیفیت عروج قرب و حضور به نزول انکسافات نماند و در  
در سجده نماز پنجگانه و در کشیدن که عائشه رضی الله عنها چنان دانستند که روح حضرت از تن پرواز  
کرد صلی الله علیه و سلم و روزی در حبسه بین بسجده چندان نشستند که صحابه چنان دانستند که حضرت  
صلی الله علیه و سلم سجده ثانی فراموش کردند این عروج و نزول در مقام قرب و حضور با اختیار  
آنحضرت است صلی الله علیه و سلم و ظاهر است که عروج و نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر اختیار  
است و بر ظاهر است که آنحضرت مقتدا و احوال وقت و این وقت اند صلی الله علیه و سلم چنانچه تمنا گفت  
س و سهوین ترمو جمال صدی که کچه و خل نتهوان کبی نسیا نکوهه و باید و نیست صحابه را  
ملکوت و جبروت و مقام عروج قرب حضور و مکاشف میشد و روایات فنا فی الشیخ و فنا فی الله و بقا  
بالله و صحو و غیره در و منبذ لیکن در زمانه ایشان آن لفظ مصطلح نبود و لهذا در اقوال ایشان  
اینها استعمال نیست رضی الله عنهم همین در کتب مشتمل بر سیرت دلی بر وزن فعل است مبالغه است  
از فاعل طاعت ولی پوسته بود و در وی مصنبت اندر نیاید در و ابو که فعل یعنی مقبول بود

پس بیایی بود بر وی احسان حق عزوجل و آن محفوظ بود و آن دست از زلات مصیبت و پستی  
 معصوم اند و معصوم را از کتاب گناه و نیر لیسبته اما محفوظ را از کتاب گناه بود بر سبیل قدرت و لیکر  
 و در ابدان گناه هرگز نبود و گفته اند که او را تقصیر نبود و در حق حق و تاخیر نبود و بقیام نمودن  
 بحق خلق و مطیع بود و نه بخت عقاب و نه بامید مسن آب نه بنید و ندانند نفس خویش را قدری  
 و قیمتی و بدانند که خداوند تعالی را اولیاء اند که ایشان را برستی و ولایت مخصوص گردانید  
 است و والیان ملکها اند که بیدارگی برگزیده است ایشان را و نشانه اظهار فعل خود گردانیده  
 است و در ایشان را و والیان عالم گردیده تا از همان بان برکات اقدام ایشان آید ایضا  
 اسی برادر جامی نویسد نسبت که میفرماید **لَقَدْ نَطَقَ الْمَلِكُ بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى** که امری بکار حمت  
 او و الوات سعاصی و آقا در مناهی عاصیان را از وجود ایشان پاک گرداند و بظهارت مغفرت و است  
 نعمت رویت را قابل کند **اللَّهُ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا** بیان در ولایت و نبوت  
 مسکله پنجم کتاب مقاصد العارفين جامع علوم محققین مفسر فائق مدققین شاه عضد الدین در بیان  
 نبوت و ولایت است انشا الله ذکر شریفش خواهد آمد بی انسانی را گویند که فرمان ایچادش مثال  
 احدش متضمن ارقام هدایت احکام و اعلام ارشاد و انجام و شتمبر قوانین صلاح و قواعد اطلاع باشد  
 بوجهی که نه نیت از آن منسوب نمودن فایده و نه نایب او در خوان خدمت مامده بلکه خود او است  
 فایده که خلق منظم بخورش روشن و مضمی میگردد و و کتوز و فائزین پستش متشدد و مبرهن و آنچه  
 که گمراهن طریق و نادیدگان نعم حقیقت گویند که خدا را در ایچاد فایده اظهار خویش حاصل است و  
 انبیا بحال ریاست و همن مسخ معنی فیصل الحکیم لا یخجلو عن الحکمه خیال خام بخاطر و شتمبری تحقیق گردند  
 اند و حسب افاد می را در حدیث ان اعرف بحب حبیبی نهیده و نبی اگر با کتاب و شریعت تازه بود  
 رسولش گویند و بعضی از انبیا چنانند می که کتاب نبی مقدم بر ایشان تکرار نازل شده بعضی علمایان  
 دین از اطلاق اسم رسول بر آنها سکت شده اند و حال آنکه نزدیک همای تحقیق رسول اند چه  
 اگر از نازل حقیقت تجدید است نسبت ایشان اگر چه تکرار است نسبت انبیا و سابقین در رسول اگر

نامور بجا و پادشاه اولو العزم بود و اولو العزم اگر محیط اعظم باشد آنرا نام گویند و محیط کسی است که حقیقتش محیط  
بعد حقائق باشد و بالایی مرتبه او هیچ مرتبه ای نباشد و جاتم نبوت کی بیش نیست و آن خاص خود  
مقصود محمدی است صلی الله علیه و سلم و اولو العزم نزدیک بعضی پنجاه اند و نزدیک بعضی شش  
وزمانه نبوت از آدم صلی تا حضرت محمد رسول الله است علیها السلام و مدت باین که گذشته شش  
هزار سال بود و در زمانه نبوت بر سر هزار سال شهبواری کاملی پدید آید که در علم و فضل و قدرت  
و قبول فضل و اولی و اکمل ترین خلائق باشد و مدت نبوت کامل پسین اولین بود و از انبیا  
علیهم السلام کسی که اول سعادت شده آدم صلی است علیها السلام و بر سر هزار و دوم نوح علیها السلام و بر  
سوم ابراهیم خلیل علیها السلام و بر چهارم داود و علیها السلام و بر پنجم موسی علیها السلام و بر ششم عیسی علی  
السلام و بر هفتم محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم و غیر آدم و داود و اولو العزم اند و بقولی غیر داود  
و بر قول ثانی اتفاق است در علم او نبی در اظهار دعوت و ابلاغ پیام شما نیست مجبور است و هر نبی حسب  
اشراق خاطر بود و کشف غیب بقدر طاق خویش کی از دیگری فضیلت دارد و در علم و قدرت و  
نبوت دور می دارد و دوری کجی دور می بخلق یعنی نبی و در توجیه دارد و توجیه بخدای تعالی که بدان  
سبب اتفاق کند از حق و توجیه به بندگان که بدان واسطه افاده کند بخلق و کمال اول ولایت است  
و کمال دوم نبوت و نهایت ولایت هدایت نبوت است و مطلق ولایت فضل است از مطلق نبوت چه  
ولایت تربیتی است و نبوت تربی بخلق و اگر اصناف کنی پنی پس نبوت اولی است از ولایت ربانی  
ختم کمال او در آن نبوت است تا به تنه ولایت چنانچه کمال آدمی در بلوغ است اگر چه آنها بطولیت پند  
بلوغ است و چون بلی نسبت کنی هم ولایت فضل بود از نبوت از جهت آنکه کمالش در محض ولایت  
حاصل است بلکه نبوت نسبتش موجب زوال ولایت است و ولی کامل سعادت به ابلاغ نیست هر چند  
که در ابلاغ احکام باشد و اما آنچه که محققان گویند که در دیده بنیای فرده از فرات کائنات پیامبر است  
از حضرت غیب برادران نبیست بود که بحث هر شیء با بلوغ و اظهار طریقت است که سادک آن طریق  
بنیای پدید آید که بنیای ریحی قوم است در فضل و عقل بهتر از آن قوم در حسنات خلاق و خالق

ترین در تهنیت غیر منزه و پاک از او ناس عیوب و معزاز لوث شجیحات و شکوگ صاحب توت و  
 قدرت مؤید تبادیات غیبی ابلاغش اظهار کمال است چون خلقت انسانی بر نور و ظلمت مشتمل است  
 و ظلمت غالب بر نور لاید که هر زمانه انسانی پیدا شود که نورش غالب شد بر ظلمت تا قوم ظلمانی هم  
 بنورش منور شود و آن انسان انوار نشان اگر خود روست نبی بود و اگر نبی شوها ولی است و مراد  
 ازین خود روی و پسر روی در تحصیل کمال است نه در تکمیل امام و اگر خاصه نبوت بدان کنی  
 آفتاب است و نبوت نصیبا آن و دعوت مخلوق حرکت او و محبوب او میان ذرات زمین که ظلمات  
 کفر قبلا آقاوه اند و حرکت آن آفتاب و انحراف آن ذرات است هر که او را دید منور شد و هر که در پرده  
 ماند مظلم گشت و هر که آن را ندید برانده شد و دعوت مطلق را مقدر می است طویل که در هر کلی عبارت  
 از وی بود و ابتدا اول است و انتها را داد بدین و هر را به نسبت اختلاف اعداد و انبیا در سلسله  
 لاحق شدند و آن باعتبار انبیا که مناسبت بود و مذات باشند و بحسب خدا و سلی که اختلاف ادیان  
 از ایشان پیدا شده ساعات و باعتبار آنکه بر سر هر زمین نبوت اند ایام سببه و خاص ذرات با برکت  
 رسالت پناه محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم که جامع کمالات همگین انبیا و اولیا است و دعوتش محیط دعوت  
 جمله انبیا و اقبل و هدایت اولیا و ما بعد است سلطان الهی بر همه و از آنجا که او صلی الله علیه و سلم حیا البقی است  
 و دره این آفتاب و تاب او ناب باقی باشد و هر که کسی که درین میدان درخشد مستفید تاب او است و  
 از آنجا که آفتاب حاکم ما یجاب است در احداث نور و روشنی ما یجاب و انهم بسبب مقابله آفتاب تقسیم بر دو  
 کما عرفت لاچار اشارت عجاز بشارت بشوق قمر رفته که دلیل اعلی کمال محمدی است صلی الله علیه و سلم و غیر  
 انبیا و اولی کمالات و صحت انبیا باشند در کتب نبوت چه ذات نبوت بالذات احر می مستقر ثابت است  
 غیر محتاج اظهار مجزه اما اظهار نبوت در عوام احتیاج با عجاز دارد و تا صورت پرستان به معنی بجز تصدیق مستثنی  
 نبی کنند و اطلاق حسنه کمالات نبوت اند زیرا که دعوت نبی مخلوق از ابلاغ و اظهار حسنه است و غیر  
 بر نبی بر حسب تقضای امت است چنانچه در قوم پیغمبر صلی الله علیه و سلم فصاحت و بلاغت کلام بود  
 آنحضرت بفرقان فصیح و بلین آمد و نه پنداری که سخوات انبیا بر محض باراد و ایشان است بلکه مشیت حق است

مقدم است بر آن چه حق سبحان و تعالیٰ در آنچه کما کمال و شند می نقصان نشان نمود و در آنچه اختیار و شند  
 بجز نشان از زود و تا از کفر بگذرد و در راه رست و آید و جمله انبیاء معصوم اند از کبار و عدا قبل از نبوت  
 و از کبار بلا عمد و از صفات بعد از نبوت و بعضی گفته اند که از کبار مطلق معصوم اند هم قبل نبوت و  
 هم بعد و از صفات مطلق معصوم اند بعد آن ربی هر چند که مقرب خداست اما هیچ حکمی از حکام برتر  
 او را معاف نمیشود و بالا نظر او را و ای آن حکام تمنا و حقیقت نبوت مانع صدور فعلی که ظاهراً شرست  
 لغاصاً عاقلان و در نیست و نه از آن افعال بزوات نبوت مجابی و مناک حکمت است از حکام نبوت و  
 بعضی گفته اند که مناک سنت رسول است صلی الله علیه و سلم زیرا که حضرت صلی الله علیه و سلم التکلیف  
 فرموده و هیچ راوی آنرا با مردی که انبیاء را رقم نموده و حال آنکه معنی غیر خبر از معنی آن خود را و چه نبوت محمد  
 صلی الله علیه و سلم جامع نبوت جمله انبیاء است علیهم السلام و در اصول دین همه را اتفاق است و اختلاف  
 فروع بر دین با فروع دین دیگر مانع این قول نیست تا فروع و انبیا علم بصواب و اگر خاصه لایست  
 بد آنکه ولایت و قسم است عاده که عود بعد از کیف بعد از لازم باشد تا صاحب ولایت متوجه بخلق شود  
 و نسق حکام و نصب صدور و ابلاغ پایش متفرع گردد و این تقسیم مخصوص با نبی است علیهم السلام و در منقطع  
 متضمن آن لزوم نباشد تا بر صاحب آن ابلاغ واجب آید و آن ولایت اولیاء است بخوان الله تعالی  
 علیهم السلام و هر یکی از تسعین بر تسعین است مقید و مطلق پس مقیده عاده موجب تخصیص طریق اولیاء  
 از ضلع حکام است و عاده مطلقه باعث ظهور فائق اصول و حائق فروع آن این حکام است و  
 منقطع مقیده علت استنباط طرق خروج و اقامت حد و دست بود چنانکه ابطال باطل و اثبات حق حاصل  
 آید و منقطع مطلقه سبب بروز فائق امر عالم و عالمیان و هر یک را ازین اقسام اربعه خاتمی است  
 که لوازم او بعد از منقطع شود و آنچه از قائم سرزود شود و کلیدی باشد که آنچه از فریش صادر گردد و بعد از  
 او بود و قائم هر قسم در کار خود مختار نیست و قائم ولایت عاده مقیده خاص فرائد مقدس محمد رسول  
 صلی الله علیه و سلم است و از فرموده الرساله و النبوه قد تعطلت فلا رسول بعدی و لکنی و حضرت  
 امیر علیه السلام جامع هر قسم بودند و قائم ولایت عاده مطلقه علی مرتضی است که هم الله و چه ولایت

وارد شد که آنان بدین علم و علی با آنها و نیز در گذشته آنها نیز از اسکتیه و علی لسانها و گمان نبری که  
 چون عاده مطلقه ختم بر علی باقی است شرکت او در مذهب با رسول صلی الله علیه و سلم در نبوت  
 ثابت شده باذعان این گمان و در ادوی ضلالت و نقصان نفی چنانچه پیغمبر خدا آورده است پس است  
 شریعت و طریقت و حقیقت و سابق گشته که شریعت باب طریقت است و طریقت باب حقیقت و  
 نیز بشود که حقیقت و طریقت است و طریقت در شریعت و هر که شریعت را دید و بران اندموس است  
 و آنکسی کرد بطریقت رسید و در آن ماند زاهد است و کسی که پیشتر رفت و در آن ماند غافل  
 دلی و وصل است و آنچه عاده را لازم است آوردن این کمالات ثلثه پس حاصل شد شریعت جامع  
 بقیده داد بر رسول صلی الله علیه و سلم ختم شد و طریقت و حقیقت مطلقه عاده داد و علی مرتضی اقبال  
 نمود و بروی که ختم شده ختم یافت یعنی آنچه علوم طریقت و حقیقت بر دل رسول صلی الله علیه و سلم نازل  
 کرد و بزبان سوزن بیان آنحضرت در ضمن شریعت مجمله یا بر خاص عام پیام شده بود و بزبان علی تفصیلاً است  
 پس علی مرتضی منبر لسان مصطفی است و لهذا در شان او وارد شده که من گفتم مولاه فعلی مولاه  
 یعنی هر بنده مؤمن که آزادی خود خواهد بدین از قید بندگی و نفسانیت و رستی پس آنرا می او بدست  
 علی خواهد شد و چون علی را با نبی جزویتی ثابت است در باطن لاجرا و صلی الله علیه و سلم در شان او  
 که مذهب و مودت و محکم نمی و ملک می و نیز فرمود که نسبت علی با من چون نسبت ماهی است به  
 علیها السلام و نیز گمان نکنی که ختم ولایت چون بر علی شده دیگر صحابه ولایت نبود و بدین گمان  
 از حق مبرانشوی چه شمع باطن محمد صلی الله علیه و سلم بر مایه و قلوب صحابه رضوان الله علیهم سار بر  
 زده و در یکی از ایشان از تجلیات انوار الهی منور بوده و لهذا در شان ایشان وارد است که صحابی  
 کما تجوم باهم قدیم است ثابت شده که از رسول صلی الله علیه و سلم ولایت منقطعاً تغلوب  
 صحابه انتقال کرده و از صحابه بقوت بعین ولیکن از علی مرتضی سلسله انتقال ولایت تا آخر  
 زمانه معرفت باقی است و از صدیق اکبر یک سلسله جاودگی شده و بعضی از صحابه هر دو سلسله  
 جامع بودند و بعضی یک قسم را و بعضی بقوت حاصل بود و بعضی باضعف از آنها است و بعضی

بر بعضی و آنجا که جامع هر دو قسم بودند خواص مقرران آنحضرت بودند بعضی گفته که خواص رسول مشرک و مشرک  
 بودند و بعضی زیاده گفته و تحقیق آن است که عدو خواص معلوم نیست و از خواص صحابه آنرا که ایشان  
 با رسول و ولایت عاقله حاصل بود ضمن خواص بود تا بل خداوند می صلی الله علیه و آله و سلم خود ایشان  
 و خلفا را رضوان الله علیهم تعیین نماسبت در هر دو قسم عاقله حاصل بود و اما در امیرالمؤمنین ابی  
 و صدیق رضی الله عنه نسبت مطلقه غالب بود و لهذا او را صاحب تحقیق گویند و جمال در یکجا است  
 و یکا سلسله از روی طاری شده و اگر این قسم بر دو تقال کردی مخاطب بظواهر مجاب بشدی و این معنی بود  
 نقصان ولایت نیست در کمال از حد مانع ریاست عامه است چه شیره انبیا بودند که توهم بدیشان نگردید  
 و نام ایشان را حق سبحانه مقرران خود هم تلقیه و از سر او کات و غیره هم سخن گویند **نقصان علیک بنما**  
 ایشان کرده و چون کمال کمال در رضی الله عنه غالب بود و لاچار است حیوان خلاصش نرسد و از غایت  
 تحقیق فرمود که اگر عرض کردی که اولاد او را که او را که دانید است که در روی رضی الله عنه و آنها که در سلسله و بی  
 اشتراق غالب است اتباع او را فتح تاب ازین باب است این سلسله می گویند که فضیلت است و کمال  
 و قطع است و آن در رضی الله عنه ثابت است که کوشش در ذات الهی بود و تقدیر علی و از اینجا است  
 که نیز صلی الله علیه و سلم در شان او فرموده **سبحان الله ان یزین سینه نیشی علی الارض فلینظر ان یزین**  
**فما فیه نور امیرالمؤمنین عمر فاروق رضی الله عنه** مناسبت معیده غالب بود و لهذا خطاب عدل  
 صاحب نصاب و فاروق بود و مفروض است در هم در شان می رضی الله عنه دارد و کات بعد می  
 کان عمر بن الخطاب احدیث و از اینجا است که جلالت و در غالب بود چه نقیصه حق و ابطال باطل که حسب  
 آن غیرت کامل بود و جلالت کمال جلالت است و بیشتر بود که در عهد او رضی الله عنه فتح شد و اول آنها ایمان آوردند  
 سبب او هم غیرت آن جلالت بود و باعث قوت هلاک که بسبب دی امیرالمؤمنین و باو بر آورد و نیز آن  
 غیرت است و از اینجا است که اسرار الهی از زبانش بجوایم میفرستند و در امیرالمؤمنین عثمان بن عفان  
 رضی الله عنه مناسبت هر دو قسم برابر و متصل بود و لهذا او رضی الله عنه مخاطب خطاب ذوقی النورین  
 است چه نور ولایت باطلان که سبب کشف عالم باطن است و نور ولایت بقصد که کشف عالم ظاهر است



بود چه عقدا در آن ایام و منین جمع بود و از اینجا است که سرفناست و می کشد آیات از آن بعد آمده  
 که پیدا می که جمع قرآن که از او بود قوع آمد محض نسخ آیات بود چه اسرار الوهیت و چه از تقبلیت که در ظاهر  
 لذت از آن حاصل است و اسرار بودیت و حکام شریعت که ملکار ایدان مطلق کامل در نسخ آن آید  
 این نیز بود چه اجتماع یافته که طالب هر مراد و در بخش اهل مراد شده هم در ضمن آیات و هر در فهم سوسه  
 در هر نسخه قرآن چندین مرتبه است برابر با بعضی و اینها در دست مبرورین و پیدا شده و وجود مطالب  
 انورین بسیار نوشته اند شرح هر یک در اینجا خلاف تقبلیت موقوع است چون امیر المؤمنین ع  
 بر وجه عقدا بود و وقت علم و حیا در وی رضی الله عنه غالب آمد چه خلیفه جمال و جلال که نفا و تملیب  
 بر ظاهر است چون به راه نیافت لاچار علم و حیا لباس خود کرد که گریز از هیچ کی شمارا و نگر و گوی  
 که علم و حصول بسیار موجودات باشد مناسب مراتب هر یک یعنی تواضع هر چیز و معرفت هر چیز و علم نسبت  
 و حکم نسبت تسلیم و عبادت و است از آن مناسب و تفصیل خلفا در بعد و عشره مبشره و مثله بر بوالی صحابه  
 قود این مناسب است بجهت سول صلی الله علیه و سلم و خاتم منقطع سطلقه بانفاق بشیرین مودیم شیخ  
 محی الدین عربی است و از اینجا است که اکثر اسرار و حقائق از ظاهر شد و طریق جاری نشد و خافلان و سب  
 منکر او بود و بعد مات هم عالی از طعن نماذ نقل است که بزرگی رسول صلی الله علیه و سلم را بجهت و دید  
 از حقیقت وجود سوال کرد که با حقیقه الوجود یا رسول الله در جواب فرمود که حقیقه الوجود یا قال شیخ  
 الاکبر العینی شیخ اگر او اقدس سره در عالم غیب نیند و در شهادت نیز این لقب شهرت گرفته و گمراگان این  
 باطن کبریا با کفر مسح که ند و خاتم ولایت مقید و امام محمد مهدی است نهی در فسات القدس است که تا  
 شیخ کریمی که از صحابه مولانا سید الدین کاشغری است روزی بتقریب غنی و چهار فرمودند جمعی که خفقار از  
 چهار فصل گفته اند از قبیل فضیلت ولایت است بزرگ است که در قول بعضی که ائمه که الولائیة افضل من النبوة  
 زیرا که چهار بابا فایده خلق مناسب بیشتر است و معنی با تقرب مع الله چنانچه در ولایت و نبوت گفته اند که  
 ولایت و و کج است و نبوت و در تعلق نهی حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس قدس سره و در کتب ولی میفرمایند  
 که الولائیة افضل من النبوة اینجا فرموی است و رای علم و عقل و مع ذلک هر چه ایشان بایند و متابعت نبیا